ابوبکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ

حدیث مذکور پر علامہ حائری کے اعتراضات اور اُن کا جواب باصواب

قولہ - بجواب سائل کہ یہ حدیث صحاح اہلسنت میں منقول ہے یا نہ - علامہ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ صحاح میں اس روایت کا منقول ہونا تو تب زیر بحث ہوگا - جب اسکی صحت ثابت ہو جائے - (ذوالفقار ۲۲ر اپریل ۱۹۱۹ء)

اقول - کیا خوب جواب باصواب ہے - سوال از آسمان جواب از ریسمان کا مقولہ غالباً اسی محل پر کسی نے کہا ہوگا - محقق ابن خلدون والا جو معیار عجیب آپنے اس حدیث کے جواب میں تجویز فرمایا ہے - بیشک قابل داد ہے - مگر کاش کہ اپنی احادیث کے متعلق بھی آپ دوسروں کو اس کی اجازت دیا کریں - لیکن اس کی اُمید ہرگز نہیں -

عام طور پر سب سے پہلے کسی حدیث کی صحت کا معیار یہی ہے کہ آیا وہ فریقین کی کسی مسلّمہ اور اعلےٰ طبقہ کی کتب حدیث میں مروی ہے یا ادنےٰ طبقہ کی کتابوں میں - سو لازم تھا کہ آپ سائل کو یہ جواب دیتے کہ یہ حدیث صحاح اہلسنت میں مروی ہے یا نہیں ہے - اگر آپ کو اس اعتراف سے شرم آتی ہے - تو لیجئے میں عرض کر دیتا ہوں کہ یہ حدیث ترمذی ابن ماجہ میں موجود ہے - ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ میں خود جناب علی علیہ السلام سے دیکھو مشکوٰۃ عربی باب مناقب ابی بکر و عمر - مطبوعہ گلزار محمدی ۱۳۱۳ھ صہ ۵۵۲

قولہ - دراصل یہ روائت مقابلہ میں رکھی گئی ہے - اس حدیث متفقہ فریقین کے جو حسنین علیہما السلام کے حق میں ہے - الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ - (متفق علیہ)

اقول - علامہ صاحب یہ مقابلہ کی خوب فرمائی ہے۔ ایسی ہی جدت طرازیاں ہیں۔ تو احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا ہی حافظ ہے۔ بقول آپ کے تو ایک عیسائی معترض کہہ سکتا ہے۔ حدیث - ان فاطمة سیدۃ نساء اهل الجنة - جو حضرت فاطمۃ الزہراؑ کے حق میں مشہور ہے۔ یہ مقابلہ میں رکھی گئی ہے۔ اس آیت کے جو مریم علیہما السلام کے حق میں قرآن میں وارد ہے۔ واصطفاك علٰی نساء العالمین (سورہ آل عمران) اور اسی طرح اگر کوئی سائل آپ سے دریافت کر بیٹھے کہ خود حدیث الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ مقابلہ میں رکھی گئی ہے۔ اس حدیث کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بقول قاضی نور اللہ شوستری اپنے پسر عم و برادر رضاعی حضرت ابوسفیان الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے حق میں ارشاد فرمائی۔ کہ ابوسفیان الحارث سید فتیان اہل الجنۃ۔ دیکھو مجالس المومنین ترجمہ ابوسفیان الحارث۔ یعنے ابوسفیان الحارث جوانان بہشت کے سردار ہیں۔ تو خدا جانے آپ کیا جواب دیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایک شخص کی سرداری بمقابلہ دو سرداروں کے عقلاً ونقلاً زیادہ مستحسن بھی ہے۔

علامہ صاحب! بالفرض مانا کہ یہ حدیث سنیوں نے ابوبکر کی خاطر گھڑ لی ہے۔ کیونکہ سنیوں کے نزدیک وہ خلیفہ بلا فصل ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ لیکن یہ فرمائیے کہ صحاح اہلسنت میں جہاں جناب علی علیہ السلام کے حق میں حدیث نبوی ہے۔ علیؑ منی وانا من علی۔ جناب عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی وارد ہے۔ العباس منی وانا منہ رواہ الترمذی۔ کیا یہ بھی سنیوں نے جناب علی علیہ السلام کے مقابلہ کے واسطے رکھ دی ہے۔ اور اسی طرح زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے حق میں جو حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کے حق میں فرمایا۔ انت اخونا ومولانا۔ بخاری۔ باب مناقب زید بن حارثہ مولی النبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ تم ہمارے بھائی اور مولا ہو۔ حالانکہ زید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ کیا یہ بھی مقابلہ میں رکھی گئی ہے۔ حدیث :۔ من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ (رواہ الترمذی) کے آخر تعصب کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے۔

پھر آپ نے جو حدیث سیدا شباب اہل الجنۃ کو صحیح اور متفقہ فریقین لکھا ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے

کیا آپ کا یہ منشا رہتیں۔ کہ یہ حدیث تو صحیح ہے۔ لیکن سیدا کہول اہل الجنۃ والی صحیح نہیں ہے
لیکن آپ کو اور آپ کے شیعوں کو معلوم ہو کہ یہ دونوں حدیثیں جیسے کہ مشکوٰۃ شریف سے واضح
ہے۔ صحیح ترمذی میں وارد ہیں۔ بلکہ سیدا کہول اہل الجنۃ ابن ماجہ میں بھی ہے۔ اور جناب
علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ اور سیدا شباب اہل الجنۃ کے آخر میں لکھا ہے۔ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب۔ دیکھو مشکوٰۃ باب مناقب اہل البیت رض ص ۵۶۳ بایں ہمہ خدا
جانے آپ نے اس کو صحیح اور بلکہ (متفق علیہ) کس بناء پر لکھ دیا ہے۔ حالانکہ آپ بخوبی جانتے ہیں
کہ اہلسنت کے ہاں متفق علیہ اس حدیث پر لکھا جاتا ہے۔ جو بخاری و مسلم دونوں میں ہو۔ کیا آپ
ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ حدیث بخاری و مسلم دونوں میں آئی ہے؟

قولہ - کہول جمع کہل بالفتح ہے۔ یہ لفظ عمر رسیدہ بوڑھے آدمی پر مستعمل ہوتا ہے

اقول - کیا اچھا ہوتا اگر اس معنی کو کسی کتاب لغت حدیث یا لغت عرب کے حوالہ سے بعینہ
اصل عبارت آپ زیب ارقام فرماتے۔ میں مشکور ہوں گا۔ اگر آپ کہل کے معنے عمر رسیدہ
بوڑھا اور پھر حصر کے ساتھ جیسے کہ آپ نے اس معنی کو اپنے مفید مطلب پا کر لکھ دیا ہے۔ دو چار
کتب لغات عرب سے ثابت فرمائینگے۔ دیکھئے لفظ کہل کے معانی میں عرض کرتا ہوں۔

(۱) منتہی الارب میں ہے۔ مرد تا شانزدہ سال حدث است و از شانزدہ تا سی و دو شاب
و از سی و دو تا پنجاہ سال کہل بس ازاں شیخ۔ نبت کہل۔ گیاہ بیابان درازی رسیدہ و سخت
گردیدہ و شگوفہ برآمدہ۔ اکتہال۔ گل کردن مرغزار۔ یقال فلاں کاہل بنی فلاں۔ ای
عمدتہم فی الملمات سیدہم فی المہمات۔ وفی الحدیث کاہل معنر و علیہا المحمل۔ زیر لفظ کہل ص ۱۶۶۰
منتہی الارب مطبوعہ مصطفائی لاہور ۱۸۹۷ء

یعنے مرد سولہ برس کی عمر تک حدث کہلاتا ہے۔ سولہ سے بتیس برس تک شاب اور بتیس سے
پچاس سال تک والے کو کہل اس کے بعد اس کو شیخ کہتے ہیں۔ نبت کہل کے معنے ہیں جنگل
کا گھاس جو لمبا اور سخت ہو جائے۔ اور جس کا شگوفہ نکل آئے۔ اکتہال کے معنے ہیں چراگاہ
کا پھولنا۔ اور کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں قبیلہ کا کاہل ہے۔ تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے
کہ وہ جوان کی مصائب اور مشکلات کے وقت ان کا چیدہ اور سردار ہو۔ اور حدیث میں ہے،

قبیلہ مضر کا سردار اور اسکا مدار و مدار ؛

(۲) قاموس میں ہے۔ ویروی من کاھل لے تزوج قالہ اراد الجہاد معہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ دیکھو قاموس جلد ۲ مطبوعہ نولکشور ص ۳۲ زیر لفظ کہل۔

گویا منجملہ دیگر معانی کے اسکے معنے دولھا بننا بھی ہیں ؛

(۳) تفسیر خازن میں ہے۔ وقال مجاھد الکھل الحکیم والعرب تمدح الکھولۃ لانھا حالۃ الوسطی فی احتناک السن واستحکام العقل وجودۃ الرای والتجربۃ۔ زیر آیت ویکلم الناس فی المھد وکھلاً۔

یعنے مجاہد فرماتے ہیں کہ کہل کے معنے حکیم یعنے دانا ہے۔ اور عرب کے لوگ کہولت کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ از روئے مضبوطی عمر و پختہ کاری عقل و عمدگی رائے و تجربہ کے یہی وقت حالت درمیانی کا ہے۔ یعنے اس عمر میں نہ تو انسان نوجوان کی طرح ناتجربہ کار و خود پسند و خود رائے ہوتا ہے۔ اور نہ عمر رسیدہ بوڑھوں کی طرح حواس باختہ و درماندہ و مختل ہوتا ہے ؛

(۴) مجمع البحار میں ہے۔ الکھل من الرجال من زاد علے ثلثین سنۃ الی الاربعین وقیل من ثلث وثلثین الی الخمسین۔ مجمع البحار مطبوعہ نولکشور جلد ۳ ص ۲۳۶

یعنے مردوں میں جو تیس برس سے متجاوز ہو جائے۔ چالیس سال تک اسکو کہل کہتے ہیں اور ۳۳ برس سے ۵۰ برس تک والے کو بھی کہتے ہیں۔ دیکھئے اس لفظ میں اور اسکے مشتقات میں کوئی مذموم مفہوم نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ہر ایک پہلو سے تحسین ثابت ہوتی ہے۔

قولہ۔ جب بالاتفاق یہ ثابت ہے کہ بہشت میں سب جوان ہونگے۔ اور سارے بہشت میں ایک بوڑھا بھی نہ ہوگا۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ دونوں خلافت مآب کون سے بہشت کے بوڑھوں کے سید و سردار قرار پا سکتے ہیں۔

اقول۔ بالاتفاق کہنے کا جب مزہ ہو کہ آپ اپنی کتب احادیث میں سے بھی کچھ اظہار فرمائیں پہلے تو ہم اعتبار بھی کر لیتے۔ مگر کہل کے معنے عمر رسیدہ بوڑھا جو آپ نے فرمائے ہیں۔ اس سے آپ کی یاد داشت اور حافظہ کا اعتبار نہیں رہا۔ اگر آپ اور آپ کے معتقدین ہر ایک اعتراض اور ہر ایک دعوے کو اصل کتب فریقین سے دیکھ کر پیش کیا کریں۔ تو بہت سے مسائل خود بخود

حل ہو جائیں۔ اور اسقدر قلم فرسائیوں کی ضرورت بھی نہ رہے۔ دیکھئے اسی لفظ کہل کے غلط معنی۔ نے آپ کو اصلیت وحقیقت سے کہاں تک دور جا پھینکا ہے۔ کہل کے معنے آپنے وہ کر دئے۔ جو عرب کی لغت میں لفظ شیخ کے ہیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ آپ جیسے بزرگواروں سرکاروں۔ شریعتمداروں سے ایسی فاش غلطیاں سرزد ہوں۔ زیادہ حد ادب وآمدم برسر مطلب۔

جناب علامہ صاحب! اوپر میں ثابت کر چکا ہوں کہ کہل کے معنے عقلمند اور حکیم کے بھی ہیں۔ اور یہ ایک فاضل امام قرأت وتفسیر تابعی (مجاہدؒ) سے منقول ہیں۔ اس کے مطابق جب اس حدیث کے معنے عقلمندوں۔ کے سردار کئے جائیں۔ تو فرمایئے پھر بھی یہ آپ کی جرح وقدح جو ایک حدیث صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔ بدستور قائم رہیگی؟ ہرگز نہیں۔

قولہ۔ بالفرض بہشت میں بوڑھوں کا ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو پھر دونوں خلافت مآب صرف بوڑھوں کے ہی سردار ہونگے۔ جوان اور بچوں کے نہیں۔ صرف بوڑھوں پر سرداری مل جانے سے کونسا فخر حاصل ہو سکتا ہے۔

اقول۔ اب جبکہ آپنے بوڑھوں کا بہشت میں ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ تو اس تسلیم کے ہوتے ہوئے یہ اعتراض بالکل بے معنی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی جانتا ہے کہ بوڑھے کو جوان پر ضرور فضیلت ہوتی ہے۔ اور اسی طرح جوان کو بچوں پر۔ پس جو بوڑھوں کا سردار ہو گا۔ ضرور ہے کہ جوانوں کے سردار اس کے ماتحت ہوں۔ ورنہ بقول آپ کے جوانوں کا سردار علیحدہ ہونا چاہیئے۔ اور بچوں کا سردار علیحدہ۔

قولہ۔ تعمق وغور سے دیکھو۔ تو دونوں خلافت مآب کے لئے یہ روایت کسر شان کا باعث ہوتی ہے۔ حالانکہ منصب خلافت کا اقتضاء تو ہونا چاہیئے تھا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ان کو جملہ خلائق صغیر وکبیر برنا وپیر کا سید وسردار قرار دیتے۔ نہ صرف بوڑھوں کی سرداری کے لئے ان کو منتخب فرما لیتے۔

اقول۔ یہ سب غلط فہمی آپ کو کہل کے غلط معنی کرنے سے لگی ہے۔ خداوند کریم

آپ کو تعصب بیجا سے بچائے۔ اور نور بصیرت عطا فرمائے۔ جب کہل کے معنے دانا اور حکیم کے بھی ہیں۔ جیسے مجاہد کا قول ہے۔ اور نیز محققین اہلسنت نے پہلے سے اس حدیث کے متعلق اسی معنی کو پسند فرمایا ہے۔ دیکھو مجمع البحار زیر لفظ کہل۔ تو آپ کی یہ ساری جرح بالکل بے حقیقت و بے وقعت رہ جاتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بزرگوار داناؤں اور عقلمندوں کے سردار ہیں۔ خود اظہر من الشمس ہے کہ وہ جملہ خلائق صغیر و کبیر، برنا و پیر کے سردار ہونگے۔ بوڑھے اور جوان کا تو سوال ہی درمیان سے جاتا رہا ہے۔

جناب علامہ صاحب! ایک طرف ہم دیکھتے ہیں کہ بہشت میں سب بحالت شباب داخل ہونگے۔ جن کی عمر ۳۰ یا ۳۲ برس کی سی ہوگی۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حدیث معتبر کتب حدیث میں وارد ہے۔ جسکے راوی بھی جناب علی علیہ السلام اور انس رضی اللہ عنہ جیسے ہیں اور اس نبی کریم کے دہان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ جو فخریہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو خدا نے جامع کلمات کہنے کی توفیق دی ہے۔ پس بحیثیت اُمتی ہونے کے کیا ہمارا فرض نہیں کہ حدیث کو غلط قرار دینے سے پہلے یہ خیال کریں کہ آیا اس بُرے مفہوم کے علاوہ کوئی اور معنی بھی اس لفظ یا اس حدیث کے نکل سکتے ہیں یا نہ۔ کیونکہ ایک ایسی معتبر حدیث کے غلط اور مہمل قرار دینے سے پہلے قرین قیاس یہ امر ہے کہ شاید ہمارے فہم قاصر کا ہی قصور ہو۔

قال۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ اس سے دنیا کا بہشت مُراد ہے۔ جسمیں بوڑھے بھی ہیں۔ جوان بھی۔ بچے بھی۔ تو ہم اس کو بھی باعث فضیلت و فخر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ دنیا کا بہشت تو ہر مؤمن کے سلئے ایک زندان و سجن ہے۔

اقول۔ ایسی صاف اور آسان حدیث کی ہیچ قسم تاویلات رکیکہ بغیر جناب والا کے شاید ہی کسی شیعہ فاضل کو سوجھی ہونگی۔ دنیا کے بہشت کے متعلق جہاں تک کتب فریقین میں دیکھا گیا۔ میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ سنی اس دنیا میں کسی مستقل بہشت کے موجود ہونے کے شاید ہی قائل ہوں۔ بلکہ برخلاف اسکے شیعوں کی معتبر کتابوں میں دیکھا ہے کہ کوفہ کے آس پاس شیعوں کا بہشت ہے۔ اور اس کا نام وادی السلام ہے۔ جہاں تمام مؤمنین شیعہ

کی ارواح جمع ہوتی ہیں۔ اصل روایت بھی عرض کردیتا ہوں۔ وما من مؤمن یموت فی بُقعت من بقاع الارض وقیل لروحه الحق بوادی السلام دانها البقعة من جنة عدن × × × × وادی وادی السلام قال ظہر الکوفه۔ دیکھو کتاب گوہر مراد لاہجی فصل ہفتم باب چہارم از مقالہ سوم مطبوعہ ایران۔

غالباً آپ کو انکار نہ ہو گا کہ کوفہ اسی دنیا میں ایک شہر کا نام ہے۔ پس جو بہشت اس کے قرب وجوار میں ہو گا۔ وہ دنیا کا ہی بہشت کہلائیگا۔ لیکن جو فتویٰ آپ نے اسکے متعلق جوش تعصب میں دیدیا ہے۔ کہ وہ ہر مؤمن کے لئے زندان اور سجن ہے۔ خدا جانے اس یاد دہانی کے بعد بھی آپ اس پر قائم رہینگے یا پھسل جائینگے۔

سرکار علامہ صاحب! آپنے دنیا کا بہشت تجویز کر کے اس حدیث کی تغلیط کرنی چاہی تھی لیکن شک ہے کہ اس میں بھی آپ کی اپنی ہی غلطی ثابت ہوئی۔ لیکن اگر تھوڑا سا انصاف سے کام لیتے۔ اور اس حدیث کے یوں معنی کر دیتے کہ دنیا میں جو لوگ سن کہولت کو پہنچ گئے ہیں۔ ابو بکر و عمر ان کے سردار ہیں۔ جب بھی کوئی ہرج نہ تھا۔ اگر آپ کے کسی مستفتی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوتا۔ کہ حدیث میں تو کہول اہل الجنۃ کا لفظ ہے۔ دنیا میں اہل جنت کہاں سے آئے تھے۔ تو ہم اس کو بڑی خوشی سے بتلا دیتے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاص جان نثاروں اور تابعداروں کو اسی دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔ جس کا ذکر حدیث مشہور عشرہ مبشرہ میں ہے۔ جسکے راوی عبدالرحمٰن بن الاخنس ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عشرۃ فی الجنۃ النبی فی الجنۃ وابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ و عثمان وعلی وطلحۃ وعبدالرحمٰن بن عوف والزبیر بن العوام الی آخرہ۔ دیکھو ابو داؤد مطبوعہ نامی کانپور صـ ۶۳۹۔ وابن ماجہ باب فضائل العشرہ رضی اللہ عنہم صـ ۱۳۔

اگرچہ آپ نے اپنی طرف سے اس حدیث صحیح پر الٹی سیدھی جرح بہت کی ہے۔ مگر یقین ہے کہ انشاء اللہ منصف مزاج ناظرین پر بعد ملاحظہ تحریر ہذا آپ کی تحقیق کی اصلیت خود بخود کھل جائیگی۔ والسلام علے من اتبع الہدیٰ۔

خادم حسین از کوئٹہ۔ ۲۰ جون ۱۹۱۸ء